© rasailojaraid.com

جو بات بھی کہی ہے وہ اعداد و شمار کی زبان میں کہی ہے، اور اعداد و شمار بھی وہ جو حکومت وقتاً فوقتاً شائع کرتی رہتی ہے۔ اس بناء پر اس کتاب کے جائزے کو اپوزیشن کا گمراہ کن پراپیگنڈا کہہ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ہم اس کتاب کے مطالعہ کی پُر زور سفارش کرتے ہیں تاکہ جو لوگ پاکستان کی کشتی میں سوار ہیں انہیں معلوم ہو سکے کہ اُن کی اِس کشتی کو کھینے والے انہیں کس طرف لے جا رہے ہیں۔

کتاب کا معیار طباعت اور کتابت نہایت اعلیٰ ہے اور قیمت بالکل مناسب۔

اقبال اور انجمن حمایت اسلام

تالیف: محمد حنیف شاہد صاحب ایم اے۔

شائع کردہ: کتب خانہ انجمن حمایت اسلام۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

ضخامت: ۱۹۶ صفحات

قیمت: ۲۵/- روپے

زیر تبصرہ کتاب علامہ اقبال مرحوم و مغفور کی انجمن حمایت اسلام کے ساتھ تاحیات وابستگی کا روز نامچہ ہے۔ فاضل مصنف نے سب سے پہلے تو انجمن حمایت اسلام کی تاسیس، اس کے پس منظر اور اس کی ملی خدمات کو جچے تُلے الفاظ میں بیان کیا ہے اور پھر اس انجمن کے ایک خاص نہج پر ارتقاء کے باب میں علامہ اقبال کے مؤثر کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ یوں تو پوری کتاب بیش قیمت معلومات پر مشتمل ہے لیکن اس میں دو باتیں خصوصی قدر و قیمت کی حامل ہیں۔ ایک ڈاکٹر اقبال کا مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے بارے میں خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ کو علامہ مرحوم اور بعض دوسرے اراکین کی تحریک پر انجمن سے اس لیے نکال دیا گیا کہ اس کا تعلق عقیدہ ختم نبوت کے منکرین سے تھا۔ اس فیصلے پر علامہ اقبال اور انجمن حمایت اسلام کے خلاف اس گروہ نے جو ہرزہ سرائی کی اس کا کچھ اندازہ لائٹ کے ایک اقتباس سے ہو سکتا ہے۔

"ایک بہترین صبح کو ڈاکٹر محمد اقبال نے یہ خیال کیا کہ مرزا یعقوب بیگ کافر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اقبال نے انجمن حمایت اسلام کو چیلنج بھیج دیا کہ مرزا یعقوب بیگ کو الگ کر دیا جائے جیسا کہ وہ اس احسان فراموش اور بے ضمیر کتوں کی جماعت میں بوجہ اپنی شرافت کے رہنے کے قابل نہ تھا۔ خدا نے اس کو اپنی طرف بلا لیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہم ڈاکٹر محمد اقبال اور اس کے رہزن گروہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اب گندہ آدمی اس دنیا میں نہیں رہا اور ڈاکٹر صاحب انجمن کی کرسئ صدارت کو زینت بخشیں "۔ ص ۱۳۲

قادیانیوں کے بارے میں ڈاکٹر اقبال کی رائے اور طرزِ عمل کے علاوہ اس کتاب میں دوسری قابلِ قدر چیز مرحوم کا وہ تاریخی خط ہے جو انہوں نے روزنامہ زمیندار کے مدیر کے نام ترکِ موالات اور اسلامیہ کالج کے یونیورسٹی سے الحاق کے بارے میں تحریر فرمایا۔ یہ خط آج تک کسی مجموعے میں شائع نہیں ہوا اور اس کے ذریعے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب سیاست کو دین کے تابع رکھنے کے لیے کتنے فکرمند تھے۔ یہ خط طویل اور فکر انگیز ہے اور ڈاکٹر اقبال کے دینی خلوص کا آئینہ دار ہے۔ یہاں ہم اس کے دو اقتباسات نقل کرتے ہیں،

"میں ہمیشہ ہر معاملے کو مذہبی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہوں اور جب تک کسی امر پر پورا پورا غور و خوض نہیں کر لیتا قطعی رائے قائم نہیں کرتا۔ میں مسلمانوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر وہ آج شریعت کے احکام پر نہ چلے تو ہندوستان میں ان کی حیثیت اسلامی نقطۂ نظر سے بالکل تباہ ہو جائے گی"۔ ص ۹۷

"ہم مذہب کو تمام چیزوں سے بالاتر سمجھتے ہیں اور علمائے کرام کو اپنا حکم سمجھتے ہیں۔ جمعیت علمائے ہند جو کچھ فیصلہ کرے گی وہی ہماری رائے ہے۔ ہم اسلام پر سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں"۔ ص ۹۸

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ حالاتِ حاضرہ محض ایک سیاسی مفہوم رکھتے ہیں اور پختہ کارانِ سیاست ہی اس کے فیصلہ کے اہل ہیں اور مسند نشینانِ پیغمبر کو ان حالات سے کچھ سروکار نہیں۔ وہ میری رائے میں ایک خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں جو حقائق و تاریخ اسلامیہ اور شریعت حقہ کے مقاصد کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوئی ہے۔ قومی زندگی کی کوئی حالت ایسی نہیں جس پر فقہائے اسلام نے حیرت انگیز چھان بین نہ کی ہو"۔ ص ۱۰۲

کتاب کو جناب حنیف شاہد صاحب نے بڑی محنت اور سلیقہ سے مرتب کیا ہے اور انجمن حمایت اسلام نے اسے نہایت عمدہ معیار پر شائع کیا ہے۔ اقبال اور انجمن حمایت اسلام کے موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے اور ہر لحاظ سے مستند اور قابلِ قدر   اور اقبال کی صد سالہ تقریبات کے لیے فاضل مصنف اور انجمن حمایت اسلام کی طرف سے نہایت موزوں تحفہ ہے۔

© rasailojaraid.com